Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ۔ اتوار

قیمت فی پرچہ

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۱ صفر ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۱ صلح ۱۳۵۸ہش ۔ ۲۱ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۷

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ ——— اشاعتِ اسلام کا مبارک کام

ادائیگیوں کا پانچواں مرحلہ ختم ہونیوالا ہے احباب وصولی کے لئے خاص کوشش فرمائیں

(از محترم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ)

غلبۂ اسلام کے لئے جو عظیم مہم جاری ہے اس کی تکمیل کے لئے ہمیں۔

- انوارِ قرآنی سے دنیا کے ہر حصے اور ہر گوشے میں بسنے والے انسانوں کے دلوں کو منوّر کرنا ہے۔
- قرآنِ مجید اور دیگر اہم اسلامی لٹریچر کا دنیا کی تمام مقبول و معروف زبانوں میں ترجمہ کر کے اسے اقصائے عالم میں پھیلانا ہے
- اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے جگہ جگہ اور ملک ملک میں مساجد تعمیر کرنا ہے۔
- دورِ حاضر کے جدید تقاضوں کے تحت تبلیغِ اسلام کے لئے دارالمطالعے جاری کرنا۔ اور مشن کھولنا اور ملاقاتی ہال بنانا ہے۔
- تاکہ اشاعتِ اسلام کا جو مبارک کام اس وقت جماعت احمدیہ کے ذریعہ ساری دنیا میں ہو رہا ہے۔ اس کی رفتار تیز سے تیز تر کی جاسکے۔ اور اسے مزید وسعت دیکر دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا جاسکے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ انہیں اغراض کو پورا کرنے کے لئے قائم فرمایا تھا۔ مخلصینِ جماعت احمدیہ نے اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے پہلے سے بھی بڑھ کر جوش اور ولولہ کے ساتھ اس مبارک تحریک میں وعدے لکھوائے اور ادائیگیاں بھی شروع کر دیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اِس وقت ادائیگیوں کا پانچواں مرحلہ ختم ہو رہا ہے جس کی آخری تاریخ ۲۸ تبلیغ / فروری ہے۔ میں تمام امراء اضلاع سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ان ایام میں وہ وصولی کے لئے پُر زور مہم چلائیں تاکہ آپ کے حلقہ میں کوئی بقایا دار نہ رہ جائے۔

جزاکم اللہ خیراً

خاکسار ظہور احمد سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعت احمدیہ کی ۶۰ مجلس مشاورت

۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوگی انشاء اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰۔ ۳۱ امان اور یکم شہادت ۱۳۵۸ہش مطابق ۳۰۔ ۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۱۹۷۹ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۲۱ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

- حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ تاحال بازو گردن اور سر میں درد کی تکلیف ہے

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر سلامت رہے۔ آمین

- مورخہ ۱۷ جنوری بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے خاکسار کی بھتیجی عزیزہ مکرمہ امۃ الواسع صاحبہ بنت برادرم مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد مبلغ انچارج لائبیریا (مغربی افریقہ) کے نکاح کا اعلان عزیزم مکرم ولید احمد صاحب ابن مکرم لئیق احمد صاحب کھوکھر مرحوم آف جلنگھم (انگلستان) کے ساتھ مبلغ ۲۱ ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ ایجاب و قبول کے بعد آپ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز از راہِ شفقت اعلانِ نکاح کے موقعہ پر تشریف فرما رہے۔ اور دعا میں شمولیت فرمائی۔

عزیزہ امۃ الواسع محترم مولانا ابوالعطاء صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی کی نواسی ہے۔ اور عزیز ولید احمد محترم قاضی صاحب موصوف کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(عطاء المجیب راشد مبلغ جاپان حال ربوہ)

- میاں عرفان صادق صاحب ایم ایس سی پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول امیشہ گو محترم میاں عبدالمجید صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور کے پڑپوتے ہیں کا نکاح فرخ نوید بی۔ اے بنت میاں محمد عثمان صاحب (جو کہ حضرت میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور کی پڑپوتی ہیں) کے ساتھ بعوض پچاس ہزار روپیہ حق مہر مکرم آغا سیف اللہ صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو متعلقہ خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

میاں محمد صادق ایم 123-D ماڈل ٹاؤن لاہور

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ صفر ۱۳۹۹ھ
۲۱ صلح ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانی زندگی کی دو اٹل حقیقتیں

انسانی زندگی دو بنیادی حقیقتیں ایسی ہیں جو اس درجہ واضح اور مبرہن ہیں کہ ان سے انکار کی گنجائش نہیں ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ بالعموم انسانوں کی طرف سے سب سے زیادہ غفلت ان دو حقیقتوں سے ہی برتی جاتی ہے اور ان میں سے ایک کا تو انکار کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ یہ غفلت اور انکار انفرادی سطح پر انسانوں کی زندگیوں میں اور اجتماعی سطح پر پورے معاشرہ میں فساد برپا کرنے اور گناہوں کو جنگل کی آگ کی طرح پھیلانے کا موجب بنتا ہے۔

ان میں سے ایک حقیقت یہ ہے کہ ہر انسان جو اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے اُس نے بہرحال مرنا ہے۔ اس حقیقت کو قرآن مجید نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ

"كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝" (الرحمٰن آیت ۲۷)

یعنی اس زمین پر جو کوئی بھی ہے آخر ہلاک ہونے والا ہے۔

اور یہ کہ:-

"كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ" (آلِ عمران آیت ۱۸۶)

یعنی ہر ایک جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔

دوسری حقیقت یہ ہے کہ مرنے کے بعد ہر انسان کو پھر زندہ کیا جائے گا اور اگلے جہان میں اسے اپنے جملہ اعمال کا جواب دینا ہو گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کا بھی بار بار ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ۝" (الحج آیت ۸)

ترجمہ:- اور ہر چیز کے لئے جو وقت مقرر ہے وہ ضرور آکر رہے گا اس میں کوئی شبہ نہیں اور اللہ یقیناً ان کو جو قبروں میں ہیں دوبارہ اٹھائے گا۔

یہ دونوں حقیقتیں یعنی موت اور بعث بعد الموت اس درجہ اظہر من الشمس اور اٹل ہیں کہ ان کے ٹلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود لوگ بڑی کثرت سے انہیں فراموش کر دیتے ہیں۔ جہاں تک ہر شخص کے بالآخر ضرور بالضرور وفات پانے کا تعلق ہے لوگ اس سے بے خبر نہیں ہوتے۔ وہ جانتے ہیں کہ پہلوں میں سے کوئی شخص بھی زندہ موجود نہیں ہے سب اپنے اپنے وقت مقررہ پر فوت ہوتے چلے آرہے ہیں۔ پھر وہ آئے دن لوگوں کو فوت ہوتے بھی دیکھتے ہیں پھر بھی دنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہوتی جو موت کو بھولے ہوئے ہوتے ہیں اور لوگوں میں سے جن کو موت یاد بھی ہوتی ہے وہ اس گمان میں ہوتے ہیں کہ ابھی بہت زندگی باقی ہے حالانکہ موت کسی بھی وقت واقع ہو سکتی ہے۔ اس غفلت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ گناہوں میں ملوث ہوتے چلے جاتے ہیں اور اس طرح خود ایسے انسانوں کی زندگیوں میں اور معاشرہ میں گناہوں کی کثرت کی وجہ سے فساد بڑھتا چلا جاتا ہے۔

جہاں تک بعث بعد الموت کی اٹل حقیقت کا تعلق ہے کچھ لوگ تو ایسے ہوتے ہیں جو اس پر ایمان رکھنے کے باوجود موت کی طرح اس سے بھی غافل ہو جاتے ہیں ان کا رویہ بالعموم یہ ہوتا ہے کہ جب وہ وقت آئے گا تو جو ہم پر گزرنا ہو گا گزر جائے گا۔ ابھی سے ہم کیوں فکر کریں ہمارا وقت بھی عیش و آرام سے گزر جانا چاہیے۔ اس کے بالمقابل کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو سرے سے اگلے جہان کا ہی انکار کر دیتے ہیں۔ وہ کہتے یہ ہیں کہ مرنے کے بعد نہ ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور نہ ہمیں حساب کتاب دینا ہو گا۔ زندگی تو اسی جہان تک محدود ہے موت انسان کو کلی طور پر کالعدم کر کے رکھ دیتی ہے۔ جب اگلا جہان ہی نہیں تو زندہ کئے جانے اور باز پرس ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ دونوں قسم کے لوگ بھی بہت بے خوفی سے گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور ان کے ارتکاب میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی معاشرہ انتہائی ہولناک قسم کے فساد کی لپیٹ میں آئے بغیر نہیں رہتا۔

موت کو فراموش کرنے اور بعث بعد الموت سے غافل ہونے یا اس کا سرے سے انکار کرنے کی انتہائی مضرت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں موت کو ہمیشہ یاد رکھنے اور بعث بعد الموت پر پختہ یقین اپنے اندر پیدا کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ اسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں اٹل حقیقتوں یعنی موت اور بعث بعد الموت کو ذہن نشین کرانے کے لئے دو ایک جگہ اس شدومد کے ساتھ زور دیا ہے کہ گویا انسانی محاورہ کی رو سے اُن پر زور دینے میں انتہا کر دی ہے۔ فی الوقت انتہائی شدومد کی آئینہ دار آیات کو پیش کرنا ہی ہمارے مدنظر ہے۔

جہاں تک موت کے برحق، حتمی، یقینی اور ناگزیر ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ یہ امر بہر طور انسانوں کے ذہن نشین کرانے کی غرض سے انہیں مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

"أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۝" (النساء آیت ۷۹)

ترجمہ:- تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آپکڑے گی خواہ تم مضبوط قلعوں میں (ہی کیوں نہ محفوظ) ہو

اسی طرح جہاں تک مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس اٹل حقیقت کا انکار کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝" (النحل آیت ۳۹)

ترجمہ:- اور انہوں نے اللہ کی بڑی زوردار قسمیں کھائی ہیں کہ جو مر جائے اللہ اسے (پھر کبھی) زندہ نہیں کرے گا (مگر حقیقت) یوں نہیں۔ یہ (تو ایک ایسا) وعدہ ہے جس (کے پورا کرنے) کا اللہ ذمہ دار ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

اور پھر اس اٹل حقیقت کو ذہنوں میں بٹھانے اور دلوں میں اتارنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ۝ قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ۝ أَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ" (بنی اسرائیل آیات ۵۰ تا ۵۲)

ترجمہ:- اور انہوں نے (یہ بھی) کہا ہے کیا جب ہم (مرکر) ہڈیاں ہو جائیں گے اور کچھ عرصہ کے بعد گل کر ہڈیوں کا بھی چورا بن جائیں گے (تو بھی از سرِنو زندہ کیا جائے گا اور) کیا واقعی ہمیں ایک نئی مخلوق کی صورت میں اٹھایا جائے گا؟ تو (انہیں) کہہ کہ تم (خواہ) پتھر بن جاؤ یا لوہا یا کوئی اور ایسی مخلوق جو تمہارے دلوں میں ان سے بھی سخت نظر آتی ہو (تب بھی تم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا)

الغرض موت اور بعث بعد الموت انسانی زندگی کی دو اٹل حقیقتیں ہیں۔ نہ یہ بدل سکتی ہیں نہ ٹل سکتی ہیں۔ گناہوں سے بچنے اور پورے معاشرہ کو گناہوں کی کثرت کی وجہ سے فساد و بگاڑ سے محفوظ رکھنے کے لئے موت اور بعث بعد الموت کی اٹل حقیقتوں کو ہر آن ذہن میں مستحضر رکھنا اور ان کے زیر اثر خدائی احکام پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونا از بس ضروری ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان دو اٹل حقیقتوں پر بہت زور دیا ہے اور مختلف پیرایوں میں انہیں بار بار ذہن نشین کرایا ہے۔

○

ضروری التماس

جامعہ احمدیہ کے ہر طالب علم کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ آخری امتحان (شاہد) کے وقت ایک تحقیقی مقالہ بھی پیش کرے جو کسی تاریخی، مذہبی، معاشی یا اقتصادی وغیرہ مسائل سے متعلق ہو اور ایک خاص علمی معیار کا حامل ہوتا ہے بعض احباب وقتاً فوقتاً ان مقالہ جات کیلئے عناوین تجویز فرماتے رہتے ہیں۔

آج کل بھی ایک کلاس کے لئے تحقیقی مقالہ جات کے عناوین زیر غور ہیں اس لئے احباب جماعت سے التماس ہے کہ اس سلسلہ میں وہ اپنی اپنی تجاویز اور عناوین ۳۱ جنوری تک مطلع فرمائیں تاکہ مقالہ کی تعیین میں ان تجاویز کو مدنظر رکھا جا سکے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفاتِ مسیحؑ اور احیاءِ اسلام

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت)

(۴)

نظریۂ حیاتِ مسیحؑ کے ہولناک نتائج

تیرھویں صدی ہجری میں

ان سب عشاقِ مصطفےٰؐ کا یہ عظیم کارنامہ آبِ زر سے لکھا جانا چاہیئے کہ انہوں نے وفاتِ مسیحؑ کے اس مورچے کو نہیں چھوڑا جس پر ڈٹے رہنے کا حکم حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک سنت کے ذریعہ نجران کے عیسائی وفد سے گفتگو کے دوران دیا تھا۔ لیکن آہ! جس طرح درّہ اُحد کی حفاظت پر متعین بعض صحابہؓ کی جاں فروشی کے باوجود دشمنانِ اسلام حملہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اسی طرح تیرھویں صدی ہجری میں عیسائیت کا لشکر وفاتِ مسیحؑ کے محاذ کو خالی پا کر سیاہ بادلوں کی صورت میں اٹھا اور قیامت خیز طوفان بن کر دنیا پر چھا گیا۔ عالمی سطح پر ایک نئی صلیبی جنگ شروع ہو گئی۔ اور کارل گوٹلیب فینڈر (CARL GOTTLIEB PHANDER) جیسے خونخوار پادری سہمے اور بے بس مسلمانوں پر یہ کہتے ہوئے ٹوٹ پڑے کہ آپ کو خداوند یسوع مسیح کلمۃ اللہ اور (حضرت) محمد بن عبد اللہ میں سے ایک کو پسند کرنا ہے۔ دیگر تمام انبیاء وفات پا گئے لیکن قرآن بتاتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح زندہ ہی آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اور مسلمان مسیحیوں کے ساتھ متفق ہو کر اس حقیقت پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ آسمان پر زندہ ہے۔ قریش نے (حضرت) محمدؐ سے آسمان پر چڑھ جانے کا معجزہ طلب کیا تھا۔ اس کے جواب میں (حضرت) محمدؐ کو یہ کہنے کا حکم ملا کہ آپ محض انسان ہیں۔ اس لئے ان کا طلب کردہ معجزہ نہیں دکھا سکتے اس سے یہ ثابت ہوا کہ انہوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا تھا۔ پادری فینڈر نے یہ بھی لکھا کہ قبر اور موت اب تک (حضرت) محمدؐ پر قابض ہے۔ مدینہ میں ان قبروں کے درمیان جن میں (حضرت) محمدؐ و ابوبکرؓ مدفون ہیں ایک خالی قبر ہے جس کو مسلمان ہمارے خداوند یسوع ابن مریم کی قبر کہتے ہیں۔ اس قبر میں کوئی دفن نہیں کیا گیا۔ اور اس کا خالی ہونا عاجزوں کو یاد دلاتا رہتا ہے کہ مسیح زندہ ہے اور (حضرت) محمدؐ مردہ ہیں بتاؤ دونوں میں سے کون آپ کی مدد کرنے کی زیادہ قابلیت رکھتا ہے۔ آپ مانتے ہیں کہ خداوند مسیح پھر آئے گا۔ اور آپ اس کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں یسوع مسیح خداوند ہے کسی نہ کسی روز آپ کو ضرور اس کے سامنے گھٹنے ٹیکنے ہوں گے ابھی سے کیوں نہ ٹیکیں۔

(ملخص از اردو ترجمہ میزان الحق مؤلفہ پادری فنڈر ۱۸۲۹ء)

یہ رسوائے عالم کتاب ارمنی، ترکی، تاتاری، فارسی اور اردو زبانوں میں چھپی اور ممالکِ اسلامیہ میں بڑی کثرت سے تقسیم کی گئی۔

ایک اور پادری غلام مسیح پاسٹر انبالہ شہر چرچ نے اپنی کتاب "مذہب اسلام" میں نہایت بے باکی سے عقیدہ حیاتِ مسیح کی بناء پر یہ دعوے کیا کہ درِ اصل خداوند یسوع مسیح ہی ختم المرسلین ہے محمدؐ صاحب تو نبی ہی نہیں ختم المرسلین کیسے ہو سکتے ہیں۔

("مذہب اسلام" حصہ دوم صفحہ ۷ تا ۹ مطبوعہ امریکن مشن لدھیانہ)

نیز پادری آر۔ روکس نے "مسیح یا محمدؐ" (Christ or Mohammad) نامی رسالہ میں یہ اشتعال انگیز پروپیگنڈہ کیا کہ

"یسوع مسیح سب سے برتر اور خاتم المرسلین ہے۔ اور اسی کے وسیلہ سے نجات ہو سکتی ہے۔"

(صفحہ ۲ مطبوعہ ۱۹۰۱ء ناشر کرسچن لٹریچر سوسائٹی لدھیانہ)

اس ادعا کے ثبوت میں پادری مذکور نے جو کچھ لکھا اس کو پڑھ کر ایک سچے عاشقِ رسولؐ کا دل شق اور جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔ اس بدبخت نے اپنے خبثِ باطن کا اظہار جن دلخراش الفاظ میں کیا وہ یہ تھے۔

(نعوذ باللہ) "محمدؐ صاحب مر گئے .... اور دوسرے لوگوں کی طرح ان کا جسم بھی سڑ گیا اور خاک اسے کھا گئی۔ لیکن مسیح .... ہرگز نہیں مرا بلکہ خدا نے اسے زندہ آسمان پر اٹھا لیا دیکھئے محمدؐ صاحب تو مر گئے اور ان کے جسم کو خاک کھا گئی (نعوذ باللہ) اب ہم ان دونوں میں سے بڑا نبی کس کو کہیں گے؟ اور تمام بنی آدم کا نجات دہندہ کون ہو سکتا ہے؟ کیا وہ جو مر گیا یا وہ جس نے موت کا مزا نہیں چکھا اور ہمیشہ زندہ ہے۔" (ایضاً صفحہ ۹)

صلیب کے علمبرداروں کے شرمناک ہتھکنڈے

حضرت آدمؑ سے لے کر آج تک لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے متفرق طور پر جو مکر و فریب کئے گئے ہیں ان میں سے کوئی دقیقہ دجل کا ایسا نہیں رہ گیا۔ جو گرجا سے ظاہر ہونے والے اس گروہ نے مسلمانوں کی راہزنی کے لئے استعمال نہیں کیا۔ ہزارہا واعظ اور منّاد دنیا بھر میں چھوڑ دیئے گئے اور تمام مقدسوں کے فخر اور تمام مقربوں کے سرتاج اور تمام بزرگ رسولوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین و تحقیر اور اسلام کی تکذیب میں صرف اکیس سال میں سات کروڑ سے کچھ زیادہ کتابیں مفت تقسیم کی گئیں جن کو ایک جگہ ڈھیر کیا جائے تو ان کی بلندی ایک ہزار فٹ سے بھی بڑھ جائے۔ اور اس کی ضخامت کئی پہاڑوں کے برابر ہو جائے ان کتابوں میں خدا کے پاک رسول اور خدا کے پاک دین کی وہ توہین کی گئی جو ابتدائے دنیا سے لے کر آج تک کبھی کسی نے نہیں کی تھی۔ ان ساحرانہ کارروائیوں سے ہزارہا لاکھوں مسلمان مرتد ہو گئے۔ اور وہی جو ہمارے سیّد و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بغیر درود پڑھنے کے نہیں لیتے تھے ارتداد کا جامہ پہننے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دینے لگے۔ [illegible]

کی اولادیں حتی کہ نامی گرامی علماء بپتسمہ لے کر عیسائیت کا جال پھیلانے لگے۔ آگرہ کی شاہی مسجد کے امام مولوی عماد الدین صاحب جو عیسائی ہو کر ریورنڈ مولوی عماد الدین کہلائے اپنے رسالہ "خط فشاں گو" مطبوعہ ۱۸۹۳ء میں بھی ایسے علماء کی فہرست دی جو عیسائی فتنہ کا شکار ہو گئے۔ یہ فہرست لندن کے اخبار "ایلیجنس" میں شائع کی گئی جس پر عیسائی دنیا کا جشن منانا قدرتی امر تھا۔

مکہ و مدینہ پر صلیبی جھنڈا لہرانے کے خواب

عیسائیت کی اس جارحانہ پیش قدمی اور پے در پے فتوحات سے صلیب پرستوں کے حوصلے بڑھ گئے۔ اور انہیں یقین ہو گیا کہ وہ جلد ہی صفحۂ ہستی سے اسلام کا نام و نشان تک مٹا دیں گے۔ اور دنیا میں کوئی مسلمان دیکھنے کو بھی نہیں ملے گا چنانچہ امریکہ کے مشہور پادری جان ہنری بیروز نے انیسویں صدی کے نصف آخر میں ہندوستان کا طوفانی دورہ کیا مختلف شہروں میں تقریریں کیں۔ اس سلسلہ میں ایک لیکچر "عیسائیت کے عالمی اثرات" کے زیر عنوان دیا۔ جس میں کہا کہ

"I might sketch movement in Mussulman lands, which has touched, with the radiance of the Cross the Lebanon and Persian mountains, as well as the waters of the Bosphorus, and which is the sure harbinger of the day when Cairo and Damascus and Tehran shall be the servent of Jesus and when even the solitudes of Arabia shall be pierced and Christ, in the person of his disciples, shall enter the Kaaba of Mecca and the whole truth shall at last be there spoken. This is eternal life that they might know Thee, the only true

Digitized by Khilafat Library Rabwah

God, and Jesus Christ whom thou hast sent."
(Barrows Lecture 1896-97, Christianity, The world wide Riligion, by Jhon Henry Barrows, Page 42

ترجمہ "اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی ضو افشانی اگر ایک طرف لبنان پر ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کے نور سے منور ہے۔ یہ صورت حال اس آئندہ انقلاب کا پیش خیمہ ہے جب قاہرہ، دمشق اور طہران خداوند یسوع مسیح کے خدام سے معمور نظر آئیں گے۔ حتی کہ صلیب کی چمک صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کے ذریعہ مکہ اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگی۔ اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد برحق کو اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے۔"

جان ہنری بیروز نے اپنے ایک اور لیکچر میں کہا۔

"But all progress which the nineteenth Century has achieved, appears to many christians victories which await the twentieth."
(Barrow Lectures P.23)

"وہ تمام ترقی جو انیسویں صدی میں عیسائیت کو نصیب ہوئی ہے وہ بہت سے عیسائیوں کے نزدیک ان فتوحات کی محض ایک خفیف سی جھلک ہے جو عیسائیت کو بیسویں صدی میں ملنے والی ہیں۔"

ایک اور عیسائی پادری فرینک بیلڈ نے (FRANK BALLED) اپنی کتاب وائی ناٹ اسلام (WHY NOT ISLAM) میں یہاں تک لکھا۔

"whilst all efforts at reforming in (Islam) seem to amount to the paradox that the only way in which it may hope to save its life is by committing suicide" (why not Islam by Frank Balled)

ترجمہ۔ اسلام کے احیاء کی تمام تر لاحاصل کوششیں بالآخر اس عجیب و تضاد پر منتج ہوتی دکھائی دے رہی ہیں کہ وہ واحد طریق جس کی مدد سے یہ اپنے آپ کو تباہی سے بچا سکتا ہے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ یہ اپنے ہی ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کرلے۔"

مدینۃ النبی کی آواز قادیان سے

یہ عیسائی مناد جو یورپ اور امریکہ کی زبردست مسیحی حکومتوں کے ایجنٹ اور آلۂ کار تھے نعوذ باللہ مکہ اور مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ زندہ نشان ظاہر ہوا کہ آپ کی وہ پیاری آواز جو "اِنَّ عِیْسٰی اَتٰی عَلَیْہِ الْفَنَاءُ" کے الفاظ میں تیرہ سو سال پہلے مدینہ کی مسجد نبوی میں سنائی دی تھی۔ ایک بار پھر پوری قوت اور شوکت کے ساتھ قادیان کی مسجد مبارک سے بلند ہونے لگی۔ ندا حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ اور زبان حضور کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تھی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے فیض سے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو کر یہ اعلان فرمایا۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم فوت ہو چکے ہیں۔ اور زندہ نبی تمام سلسلہ انبیاء میں سے صرف اور صرف حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ فرمایا

"اے تمام لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق و مغرب میں آباد ہو!! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔" (تریاق القلوب ص۷)

"ہمارا پیارا برگزیدہ نبی فوت نہیں ہوا بلکہ وہ بلند تر آسمان پر اپنے ملیک مقتدر کے دائیں طرف بزرگی اور جلال کے تخت پر بیٹھا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔" (تریاق القلوب ص۱۲)

حضرت مہدی موعودؑ کی پُرشوکت دعوت فیصلہ

اس دعوے کے عملی ثبوت کے طور پر آپ نے دنیا بھر کے عیسائی پادریوں اور دوسرے تمام دشمنان اسلام کو میدان مقابلہ میں للکارا اور انہیں یہ فیصلہ کن اور پُرشوکت دعوت دی کہ

"میں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر بہہ رہے ہیں۔ اور محض محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے وہ اعلیٰ مرتبہ مکالمہ الٰہیہ اور اجابت دعاؤں کا مجھے حاصل ہوا ہے کہ جو بجز سچے نبی کے پیرو کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اور اگر ہندو اور عیسائی وغیرہ اپنے باطل معبودوں سے دعا کرتے کرتے مر بھی جائیں تب بھی ان کو وہ مرتبہ نہیں مل سکتا۔ اور وہ کلام الٰہی جو دوسرے ظنی طور پر اس کو مانتے ہیں میں اس کو سن رہا ہوں اور مجھے دکھلایا اور بتلایا گیا۔ اور سمجھایا گیا ہے۔ کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے اور میرے پر ظاہر کیا گیا کہ یہ سب کچھ بہ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو ملا ہے۔ اور جو کچھ ملا ہے اس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں کیونکہ وہ باطل پر ہیں۔ اب اگر کوئی سچ کا طالب ہے ... . اس کے لئے یہ خوب موقعہ ہے جو میرے مقابل پر کھڑا ہو جائے۔ اگر وہ امور غیبیہ کے ظاہر ہونے اور دعاؤں کے قبول ہونے میں میرا مقابلہ کر سکا تو میں اللہ جلّ شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اپنی تمام جائداد غیر منقولہ جو دس ہزار کے قریب ہوگی۔ اس کے حوالہ کر دوں گا جس طور سے اس کی تسلی ہو سکے۔ اسی طور سے تاوان ادا کرنے میں اس کو تسلی دوں گا۔ میرا خدا واحد شاہد ہے کہ میں ہرگز فرق نہیں کرونگا۔ **اور اگر سزائے موت بھی ہو تو بدل و جان روا رکھتا ہوں**" (آئینہ کمالات اسلام ص۲۷۶)

نیز فرمایا:-

"...... پادریوں کی تکذیب انتہا تک پہنچ گئی۔ تو خدا نے حجت محمدیہ پوری کرنے کے لئے مجھے بھیجا۔ اب کہاں ہیں پادری تا میرے مقابل پر آویں۔ میں بے وقت نہیں آیا۔ میں اس وقت آیا کہ جب اسلام عیسائیوں کے پیروں کے نیچے کچلا گیا...... بھلا اب کوئی پادری تو میرے سامنے لاؤ جو یہ کہتا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ یاد رکھو وہ زمانہ مجھ سے پہلے ہی گزر گیا۔ اب وہ زمانہ آگیا جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ رسول محمد عربی جس کو گالیاں دی گئیں جس کے نام کی بے عزتی کی گئی۔ جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے۔ اس کے قبول میں حد سے زیادہ انکار کیا گیا۔ مگر آخر اسی رسول کو تاج عزت پہنایا گیا۔ اس کے غلاموں اور خادموں میں سے ایک میں ہوں......" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۳، ۲۷۴)

آں مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند
لطف کردی کہ ازیں خاک مرا آں کردی

ترجمہ۔ وہ مسیح جس کا مقام آسمانوں پر بیان کرتے ہیں تو نے ہی تو مہربانی فرمائی کہ اسی خاک میں سے مجھے وہی مسیح بنا دیا۔

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کینیا میں اصلاح معاشرہ کی مہم اور جماعت احمدیہ

(مکرم مولوی محمد منور صاحب فاضل انچارج مبلغ کینیا مشرقی افریقہ)

اس سال اگست کے مہینے میں کینیا کے صدر اوّل اور بابائے قوم جومو کینیاٹا کا انتقال ہوا۔ عوام و خواص کو ان سے بہت محبت تھی ان کی حکومت کے بعض افسران سے غلطیاں بھی ہوتی رہتی تھیں لیکن بابائے قوم کے بے مثال احترام کی وجہ سے کوئی ان پر کھل کر تنقید نہیں کر سکتا تھا۔ اور مجموعی لحاظ سے قوم اور ملک ترقی اور خوشحالی کی منزل کی طرف رواں دواں رہے۔

ان کی وفات پر ان کے نائب صدر کو عارضی طور پر ان کا قائمقام مقرر کیا گیا۔ مگر بعد میں متفقہ طور پر واحد حکمران پارٹی نے ان کو اپنا صدر مقرر کر دیا۔ اور سارے ملک میں خوشی اور اطمینان کی لہر دوڑ گئی نئے صدر مسٹر ڈینیل ارپ موئی نے شروع سے ہی اصلاح معاشرہ کی مہم کا آغاز کر دیا اور بعض برائیاں جو آج کل ہر معاشرے میں کم و بیش پائی جاتی ہیں جلد از جلد دُور کرنے کا عہد کیا رشوت ستانی۔ بلیک مارکیٹ۔ سمگلنگ اور ادائے واجبات میں بد دیانتی کا خاص طور پر نام لے کر بار بار ان کے خلاف آواز بلند کی اور عوام نے اس مہم کا خیر مقدم کیا۔

شراب نوشی کا یہاں عام رواج ہے اور کثرت سے چھوٹے بڑے امیر و غریب اس کا استعمال کرتے ہیں۔ لیکن صدر کینیا کی تقاریر میں اس کا ذکر نہیں تھا حالانکہ اس کی وجہ سے بہت سی قباحتوں کا دروازہ کھل چکا ہے اور آئے دن اخبارات میں ان کا چرچا رہتا ہے خاکسار نے چند روز دعا کرنے کے بعد انگریزی زبان میں صدر کینیا کے نام ایک اپیل لکھی۔ اس میں ان کی جاری کردہ اصلاح کی تعریف کی ساتھ ہی درخواست کی کہ شراب خوری کی کثرت کو بھی روکا جائے کیونکہ اس کی وجہ سے قتل ڈاکہ۔ زنا۔ چوری، حادثات۔ طلاقیں اور دوسری معاشرتی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ خاکسار نے تجویز پیش کی کہ سکول کے طالب علموں کے لئے اسے بالکل ممنوع قرار دیا جائے۔ اسی طرح دفتری اوقات میں اس کے استعمال پر پابندی لگائی جائے۔

یہ اپیل یہاں کے روزنامہ "دی سٹینڈرڈ" کو ۲ ر اکتوبر کو بھجوائی گئی۔ اخبار نے اسے خطوط کے کالم میں اپنے نوٹ کے ساتھ نمایاں طور پر ۱۶ ر اکتوبر کی اشاعت میں شائع کیا۔ اس کے تین دن بعد صدر موئی نے حکم جاری کیا کہ دیہی علاقوں میں شراب خانوں کے لائسنس دینے میں بڑی احتیاط برتی جائے کیونکہ شراب خوری کی وجہ سے ملکی ترقی میں روک پیدا ہو رہی ہے۔ اگلے دن ۲۰ اکتوبر کو اسی اخبار نے اپنے دوسرے اداریہ مقالے میں "مسئلہ شراب نوشی" پر اظہار خیال کیا۔ اور کہا کہ مختلف ملکی اور مذہبی لیڈر اس بارہ میں اظہار خیال کرتے رہتے ہیں۔ مگر آزادی کے حصول کے بعد لوگوں میں یہ خیال رائج ہو رہا ہے کہ وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ انہیں کوئی روک نہیں سکتا پھر یہ بھی دیکھنے والی بات ہے کہ حکومت انفرادی آزادی میں کہاں تک دخل اندازی کر سکتی ہے۔

اس مقالے کا نہایت معقول اور مدلل جواب ہمارے احمدی دوست مسٹر الیاس خان نے لکھا جو نکورو شہر میں مجسٹریٹ لگے ہوئے ہیں۔ یہ اہم خط ۱۶ ر اکتوبر کی اشاعت میں چھپا۔ خاکسار نے بھی اس کا جواب بھجوایا جو ۱۸ ر اکتوبر کو شائع ہو گیا مسٹر الیاس خان صاحب کے جواب میں تین عیسائیوں کے خطوط چھپے۔ انہوں نے مکمل پابندی پر اعتراض کیا اور تھوڑی سی شراب پی لینے کے فوائد بیان کئے جو عام طور پر سننے اور پڑھنے میں آتے ہیں کہ اس سے ہاضمہ درست رہتا ہے تکان دور ہو جاتی ہے اور احباب کی مجلس پر رونق ہو جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

خاکسار نے تینوں کا مفصل جواب لکھا جو ۱۰ ر نومبر کو منظر عام پر آیا اس کے بعد کسی عیسائی یا غیر عیسائی کو شراب کے فوائد بیان کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ادھر اخبارات میں بکثرت خبریں شائع ہونے لگیں کہ لائسنس دینے والے بورڈ جو تمام اضلاع میں مقرر ہیں درخواستوں کے بارہ میں حکومت کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے بڑی احتیاط سے کام لے رہے ہیں بعض دفعہ ۳۰ درخواست دہندگان میں سے ایک یا دو کی درخواستیں منظور کی جاتی ہیں۔ باقی سب رد کر دی جاتی ہیں بلکہ جو دکاندار گزشتہ سالوں سے لائسنس یافتہ ہیں ان کے لائسنس بھی منسوخ کئے جا رہے ہیں۔ صدر موئی نے بڑے التزام سے شراب نوشی کو ہدفِ تنقید بنائے رکھا اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے بلکہ اپنی تقاریر میں وہ بعض دفعہ وہی فقرات استعمال کرتے ہیں جو خاکسار نے شراب کے بارہ میں اپنے خطوط میں استعمال کئے تھے۔

ایک اسماعیلی (آغاخانی) مسلمان کو بحث میں شمولیت کا خیال آیا نینیوکی شہر میں ان کا ہوٹل اور شراب خانہ بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔ انہوں نے ہماری خط و کتابت کو ایک نئے راستے پر ڈال دیا۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا کہ قرآن مجید میں جنت کے انعامات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ وہاں لذیذ شراب کی نہریں ہوں گی۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص زیادہ انتظار نہ کر سکے اور یہیں ٹھنڈے بیئر کی ایک بوتل پی لے تو اس میں کیا حرج ہے

اس خط کا جواب خاکسار نے قرآن مجید کی دوسری آیات میں بیان کردہ تفاصیل کی روشنی میں پیش کیا۔ بعض دوسرے مسلمان جو اب تک خاموش تھے انہوں نے ان صاحب کو آڑے ہاتھوں لیا۔ نیروبی۔ ممباسہ۔ اور کسومو کے ایشیائی۔ عرب اور افریقی مسلمانوں کی طرف سے ناراضگی کے خطوط لکھے گئے اور بعض نے یہاں تک لکھ دیا کہ وہ اسماعیلی دوست اپنے ان خیالات کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے ہیں۔ جب ملامت کا زور بڑھ گیا تو اس اسماعیلی دوست نے دوسرا خط لکھا اس میں انہوں نے جنت میں شراب کی حقیقت سمجھ لینے کا اقرار کیا مگر ساتھ ہی حوروں کا ذکر کرتے ہوئے تمسخر آمیز رنگ میں حقیقت کی نقاب کشائی کی درخواست کی۔

اگرچہ اس خط میں اسلامی جنت کے بارہ میں قابل اعتراض الفاظ استعمال کئے گئے تھے۔ مگر میں نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ انہوں نے ناسمجھی کی وجہ سے یہ رویہ اختیار کیا ہوگا بڑی متانت سے جواب دیا قرآن مجید کی آیات اور احادیث کی روشنی میں عالم اُخروی کی زندگی اور اس کی نعماء کی حقیقت پیش کی۔ انجیل سے بھی حوالہ جات پیش کئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے عام غلط فہمیاں دور کرنے کا موقع میسر آیا مگر دوسرے مسلمانوں نے ان کے لب و لہجہ پر کڑی نکتہ چینی کی ہے اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے بعض شیعہ دوستوں نے بھی اس بحث میں حصہ لیا ہے اور مجھے خوشی ہوئی ہے کہ حضرت امام الزمان علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں آخرت کے متعلق قرآنی آیات سے جو استدلال فرمایا ہے اس کی جھلک ان خطوط میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے اور اس موضوع پر ان کی تشریحات ہماری تفسیر کے بہت قریب ہیں۔ خوشی کا دوسرا باعث یہ ہے کہ اس ملک میں اسلام کے دفاعی محاذ میں مسلمانوں کے سارے فرقے شامل ہو گئے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ ان سب کی سرخیل ہے۔ بالعموم سارے مسلمانوں نے ہماری خط و کتابت کو سراہا ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں سے جو کام شروع کیا گیا تھا اسے بڑی مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریک ٹھیک وقت پر شروع ہوئی۔ اور اس کا اثر وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔ ۲۶ ر دسمبر کی اشاعت میں ایک سواحیلی روزنامہ نے شراب نوشی کے خلاف اداریہ مقالہ سپرد قلم کیا۔ اگلے دن اسی اخبار نے جو ہماری خط و کتابت بڑے اہتمام سے شائع کر رہا ہے دوسرا اداریہ مقالہ لکھا اور اس میں بڑے شدّ و مدّ سے مے خواری کی مذمت کی اور اپنی قوم کو اس کے نقائص کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس سے اجتناب کا مشورہ دیا ہے۔ عیسائیوں کی قومی تنظیم کے ماتحت ایک پندرہ روزہ اخبار "ٹارگٹ" شائع ہوتا ہے اس نے نومبر کے دوسرے شمارہ میں شراب نوشی کے خلاف اداریہ مقالہ لکھا اور عورتوں اور بچوں اور عام معاشرہ پر اس کے مضر اثرات کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کے خلاف مستقل مہم جاری رکھنے کی حمایت کی ہے اگرچہ چرچ پہلے شراب نوشی کی حمایت کرتا رہا ہے مگر اب اس کے نتیجہ میں پھیلنے والی اخلاقی، معاشی اور معاشرتی تباہی کے پیش نظر انہوں نے بھی کھلے الفاظ میں اس کی مذمت شروع کر دی ہے گو یہ کام چرچ کو اس سے بہت پہلے کرنا چاہیئے تھا۔ بلکہ بعض عیسائی نامہ نگاروں نے اس طرف توجہ بھی دلائی ہے کہ حکومت کی اس مہم سے قبل چرچ کا فرض تھا کہ وہ اس مہم کے آغاز میں سبقت

لوگوں کے لئے یہ بڑی حیرت کی بات ہے جماعت احمدیہ جو آٹے میں نمک کی مانند ہے اس اصلاح معاشرہ کی مہم میں اگلی صف پر ہے حکومت کے سرکردہ افسران اس کی آواز پر کان دھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس میں برکت ڈال دی ہے۔ خاکسار نے ان تینوں اخبارات کے مدیر صاحبان کو تعریفی خطوط لکھے ہیں اور ان کی تائید کرتے ہوئے ان کے اقدامات کو مفید بتایا ہے نیز بعض اور امور بھی عام لوگوں کی توجہ کے لئے لکھے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں جماعت احمدیہ کے ستاسیویں (۸۷) جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

(۴)

غیر ملکی احباب کی تقاریر

مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی تقریر کے بعد تین غیر ملکی احباب نے پانچ پانچ منٹ کے لئے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ سب سے پہلے مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب سابق مبلغ انچارج گھانا و امریکہ نے بتایا کہ میرا بچپن اسی بستی میں گزرا اور میری تعلیم کی یہیں تکمیل ہوئی۔ خاکسار کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ دو ملکوں میں یعنی امریکہ اور گھانا میں تبلیغ اسلام کر سکوں۔ امریکہ میں ہزاروں لوگوں نے اسلام قبول کیا اور ۲۵، ۳۰ منظم جماعتیں ہیں۔ غانا میں خدا کے فضل سے ۳۰۰ مساجد جماعت نے بنائی ہیں۔ ۲۵ مقامی مبلغین ہیں۔ چار سو سیکنڈری سکول اور ۴ ہسپتال ہیں۔ پھر آپ نے مختلف ایمان افروز واقعات خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بیان فرمائے۔

ان کے بعد مکرم یحییٰ شریف عبداللہ آف امریکہ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ایک یہودی فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ یورپ سے امریکہ آئے۔ بچپن میں ہی قرآن پڑھنے کا اتفاق ہوا اور ہمارے مبلغین سے ملے۔ انہوں نے بتایا کہ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو خدا بناتے ہیں اور یہودی بالکل الزام لگاتے ہیں لیکن اسلام عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں متوازن اعتقاد رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں یہودی ہوں میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت عیسیٰؑ گمشدہ قبائل کی تلاش میں کشمیر آئے تھے۔ یہاں اپنے یہودی بھائیوں کو دیکھ کر یقین ہو گیا کہ ہمارے بھائی ہیں جو ہم سے بچھڑ گئے تھے اور اب پہچان لئے گئے ہیں۔

آپ کی اس دلچسپ تقریر کے بعد ماریشس سے آئے ہوئے مکرم احمد یداللہ صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ میں دنیا کے ایک کنارے سے آیا ہوں یعنی ماریشس سے جہاں ایک مقام کا نام ہی زمین کا کنارا ہے۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ یہاں کے بعض بزرگوں کو ۱۹۱۰ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ ۱۹۱۴ء میں ڈاکٹر فضل دین صاحب [illegible] وہاں دوستوں نے بیعت کی۔ جماعت قائم ہوئی۔ حضرت صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۷ء تک وہاں رہے۔ اس کے بعد مختلف مبلغ وہاں گئے۔ جماعت احمدیہ ۸ ہزار کے قریب ہے۔ قرآن مجید کا فرنچ ترجمہ تیار ہے۔ ریاض الصالحین کا بھی عنقریب ترجمہ شائع ہو جائے گا۔

اس کے بعد ضروری اعلانات کے ساتھ بخیر و خوبی دوسرے دن کا دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا دن — پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۰ دسمبر کو صبح ۱۰ بجے زیر صدارت محترم حضرت بھائی اللہ دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم وحید الدین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ؎

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اس کے خوش کن نتائج

اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار محمد حمید کوثر مبلغ سرینگر کی ہوئی۔ خاکسار نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل اسلام اور مسلمانوں کی زبوں حالی کا نقشہ کھینچنے کے بعد آپ کے ذریعہ دنیا میں قائم ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب کا ذکر کیا۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ اس وقت خدا کے فضل سے ہندوستان اور پاکستان کو چھوڑ کر بیرونی ممالک میں ۱۵۰ مبلغین کام کر رہے ہیں۔ ان ممالک میں ۵۳۵ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور کئی زیر تعمیر ہیں۔ ۴۵ درسگاہیں قائم ہیں ۱۸ ہسپتال جاری ہیں۔ دو درجن زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ مختلف ممالک سے ۳۳ اخبارات و رسائل مختلف زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ باوجود [illegible] محدود وسائل کے دو کروڑ روپیہ سالانہ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام پر خرچ کر رہی ہے۔

اسلام کی اخلاقی و معاشرتی تعلیم

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی ہوئی۔ آپ نے موجودہ معاشرہ میں پائی جانے والی خرابیوں اور بے باکیوں کا نقشہ کھینچنے کے بعد اسلام کی طرف سے پیش فرمودہ نہایت با اخلاق اور پُر امن معاشرے کا مختلف آیات کی روشنی میں ذکر فرمایا۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی کامیاب مساعی کو بیان فرمایا۔ خاص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیش فرمودہ اس تحریک کی تفصیل بیان فرمائی کہ کوئی احمدی بھی بھوکا نہ سوئے۔ اور حضور نے اس کی ذمہ داری ساری جماعت پر ڈالی ہے۔

اس کے بعد مکرم عزیز ریحان احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھی۔

اسلام اور حقوق انسانیت

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم سید فضل احمد صاحب ایم اے آف پٹنہ کی انگریزی زبان میں ہوئی۔

آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اسلام ایک عالمگیر اخوت اور برادری کی تعلیم دیتا ہے اور یہ برادری صرف ایک واحد خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں قائم ہو سکتی ہے۔ فاضل مقرر نے موجودہ زمانہ میں انسان کے حقوق کی جو حق تلفی ہو رہی ہے اس کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ انسان کے حقوق کی صحیح حفاظت صرف اسلام ہی کر سکتا ہے۔ اور دنیا میں دائمی امن صرف اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اسلام جہاں فردی آزادی کی تعلیم دیتا ہے وہاں بعض ایسی حد بندیاں بھی مقرر کرتا ہے تاکہ اس فردی آزادی کی وجہ سے معاشرے میں کوئی خرابی پیدا نہ ہو۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلام کی بعض بین الاقوامی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔

اس فاضلانہ تقریر کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے پنجابی میں اس کا خلاصہ بیان کرنے کے بعد مختلف گوربانیوں کے حوالوں سے وحدانیت اور عالمی اخوت پر روشنی ڈالی۔ اس تقریر کے بعد آج کا پہلا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا دن — دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کی آخری نشست ۲½ بجے بعد نماز ظہر و عصر محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت محترم سیٹھ بشیر احمد صاحب بانی آف کلکتہ کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوئی۔ مکرم روشن علی خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے سنائی۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار ان دنوں بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

محمد عبدالحق مجاہد امرتسری
گنج مغلپورہ لاہور

۲۔ مجھے کچھ پریشانیاں ہیں نیز میرے دو بچے بیرون ملک ہیں۔ پریشانیوں سے نجات اور بچوں کی صحت و سلامتی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ملک عنایت اللہ نعیم منزل
ریلوے روڈ ماڈل کالونی جہلم

۳۔ ہماری جماعت کے ایک دوست رانا حبیب اللہ صاحب بی اے ایڈووکیٹ ایک اہم کام شروع کر رہے ہیں اس میں چند ایک رکاوٹیں ہیں ان کے دور ہونے کے لئے احباب دعا کریں۔ نیز چوہدری محمد صدیق صاحب نزلہ بخار کھانسی میں کئی روز سے مبتلا ہیں ان کی شفا کیلئے بھی درخواست دعا ہے۔

(ابوالمبارک صدر جماعت احمدیہ پسرور)

۴۔ میرے ماموں زاد بھائی رسول بخش صاحب پھیپھڑوں کی خرابی کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

حبیب الشکور ابن حاجی عبدالرحمن صاحب
ٹیس باندھی (سندھ)

فہرست صدقہ برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

ماہ مارچ ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

۸۹-	مکرمہ امۃ الحمید بشریٰ صاحبہ	سرگودھا چھاؤنی	۱۰—۰۰
۹۰-	مکرم عبدالعزیز عارف صاحب	〃	۲۵—۰۰
۹۱-	〃 محمد عثمان صاحب S.D.O	〃	۳۵—۰۰
۹۲-	〃 نذیر احمد ولد ظفر احمد صاحب	〃	۱۰—۰۰
۹۳-	〃 شفیق احمد صاحب	〃	۲۰—۰۰
۹۴-	〃 کرنل نذیر احمد خان صاحب	سیالکوٹ چھاؤنی	۳۵—۰۰
۹۵-	〃 ملک محمد یوسف صاحب	〃	۲۵—۰۰
۹۶-	〃 ناصر محمود بٹ صاحب	〃	۱۰—۰۰
۹۷-	مکرمہ ڈاکٹر ناصرہ ملک صاحبہ	〃	۱۰—۰۰
۹۸-	مکرم ملک رفیق احمد صاحب	ٹیکسلا	۱۵—۰۰
۹۹-	〃 سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	مانگٹ اونچے	۲۰—۰۰
۱۰۰-	〃 خیال جان صاحب	پاڑہ چنار	۱۵—۰۰
۱۰۱-	〃 حکیم محمد اجمل صاحب	〃	۳۰—۰۰
۱۰۲-	〃 محمد ارشد صاحب قریشی	اسکردو	۲۰—۰۰
۱۰۳-	مکرمہ امۃ الرحمٰن بشریٰ زوجہ غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم دارالصدر شمالی ربوہ		۲۵—۰۰
۱۰۴-	مکرم شیخ محمد رفیق صاحب	اکاڑہ	۱۰—۰۰
۱۰۵-	〃 〃 فضل محمد نذیر احمد صاحبان	〃	۱۰—۰۰
۱۰۶-	〃 〃 فاضل محمود صاحب	〃	۱۵—۰۰
۱۰۷-	〃 〃 محمد شریف صاحب	〃	۵۰—۰۰
۱۰۸-	〃 چوہدری عبدالباری صاحب	رحیم یار خان	۲۰—۰۰
۱۰۹-	مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ	گوجرانوالہ (گکھڑ)	۱۰۰—۰۰
۱۱۰-	مکرم شیخ حبیب اللہ صاحب	گوجر خان	۳۴—۰۰
۱۱۱-	〃 قمر الزمان صاحب	〃	۴۰—۰۰
۱۱۲-	〃 خواجہ عبدالواحد عبدالرحمٰن صاحب	〃	۲۵—۰۰
۱۱۳-	〃 عطاء الرحمٰن صاحب	〃	۱۰—۰۰
۱۱۴-	〃 ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب	〃	۱۵—۰۰
۱۱۵-	〃 ملک محمود احمد صاحب	گوجرانوالہ	۴۵—۰۰
۱۱۶-	〃 حاجی محمد شریف صاحب	〃	۵۰—۰۰
۱۱۷-	〃 شیخ بشیر احمد صاحب	اکاڑہ	۱۰۰—۰۰
۱۱۸-	〃 فاروق احمد صاحب	〃	۲۵—۰۰
۱۱۹-	مکرمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب	لاہور	۳۰۰—۰۰
۱۲۰-	〃 نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ محمد طفیل صاحب	فیصل آباد	۱۰—۰۰
۱۲۱-	مکرم قریشی محمد جمیل صاحب	سکھیکی منڈی	۱۰—۰۰
۱۲۲-	مکرمہ ناہید ذوالقرنین صاحبہ	ڈسکہ	۲۰—۰۰
۱۲۳-	مکرم محمد اسمٰعیل صاحب اسلم صدر محلہ دارالیمن	ربوہ	۴۴—۰۰
۱۲۴-	مکرمہ حمیدہ عارفہ صاحبہ اہلیہ مرزا اعظم بیگ صاحب مرحوم	راولپنڈی	۲۰—۰۰
۱۲۵-	مکرم مرزا منور احمد صاحب انجنیئر	صادق آباد	۲۵۰—۰۰
۱۲۶-	دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	ربوہ	۳۷—۰۰
۱۲۷-	مکرم میجر محمد افضل صاحب طفیل	کوئٹہ	۵۰—۰۰
۱۲۸-	〃 کیپٹن محمد یوسف صاحب	〃	۲۵—۰۰
۱۲۹-	〃 اسد اللہ صاحب ابن چوہدری لعل دین صاحب	〃	۱۰—۰۰
۱۳۰-	مکرمہ مسز فراست فاروق صاحبہ	〃	۱۱۶—۰۰
۱۳۱-	مکرم عنایت اللہ خان صاحب	〃	۱۰—۰۰
۱۳۲-	مکرمہ حفیظہ عنایت اللہ صاحبہ	کوئٹہ	۱۰—۰۰
۱۳۳-	مکرم آفتاب احمد ابن 〃 〃	〃	۱۰—۰۰
۱۳۴-	〃 بھائی احمد دین صاحب بٹ	〃	۲۰—۰۰
۱۳۵-	مکرمہ سروہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد شریف صاحب مرحوم	〃	۲۰—۰۰
۱۳۶-	مکرم محمد آصف صاحب ابن 〃 〃 〃 〃	〃	۱۰—۰۰
۱۳۷-	〃 عبدالمالک ابن عبدالسلام خان صاحب	〃	۱۰—۰۰
۱۳۸-	〃 کیپٹن چوہدری محمد عبداللہ صاحب ڈار	〃	۱۰۰—۰۰
۱۳۹-	〃 شیخ انوار رسول صاحب	کراچی	۱۴—۰۰
۱۴۰-	مکرمہ بدر النساء خانم صاحبہ	〃	۱۱—۰۰
۱۴۱-	مکرم منیر احمد خان صاحب	〃	۲۴—۰۰
۱۴۲-	مکرمہ والدہ صاحبہ شیخ مبارک احمد صاحب	〃	۲۰—۰۰
۱۴۳-	مکرم چوہدری شفیق احمد صاحب	〃	۲۰—۰۰
۱۴۴-	مکرمہ مجیدہ قیوم صاحبہ	〃	۵۰—۰۰
۱۴۵-	〃 زکیہ خاتون صاحبہ	〃	۳۰—۰۰
۱۴۶-	مکرم ملک خداداد خان صاحب	〃	۲۵—۰۰
۱۴۷-	〃 شیخ طاہر احمد صاحب	〃	۱۰—۰۰
۱۴۸-	〃 کیپٹن حمید مرزا صاحب مرحوم	〃	۱۰—۰۰
۱۴۹-	مکرمہ بیگم شریف احمد صاحب کانپوری	〃	۲۰—۰۰
۱۵۰-	〃 جمیلہ بشریٰ طاہر صاحبہ	〃	۲۵—۰۰
۱۵۱-	مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	〃	۴۰—۰۰
۱۵۲-	〃 خورشید احمد زکی صاحب	〃	۱۰—۰۰
۱۵۳-	〃 سیٹھ منیر احمد صاحب	〃	۲۵—۰۰
۱۵۴-	〃 ڈاکٹر احسان الحق صاحب	〃	۲۰—۰۰
۱۵۵-	〃 حبیب اللہ بٹ صاحب	〃	۱۰—۰۰
۱۵۶-	〃 جاوید احمد صاحب جامعہ احمدیہ	ربوہ	۱۰—۰۰
۱۵۷-	〃 مولوی سمندر خان صاحب محمودہ ضلع راولپنڈی		۲۰—۰۰
۱۵۸-	〃 ڈاکٹر غیور احمد صاحب مظفر گڑھ		۶۶—۰۰
۱۵۹-	〃 سیکرٹری مال صاحب باب الابواب ربوہ		۱۳—۰۰
۱۶۰-	〃 فاروق صاحب گلبرگ لاہور		۳۰۰—۰۰
۱۶۱-	〃 محمد خان صاحب چاہ بھاگووالہ		۴۰—۰۰

(باقی)

اعلانات دارالقضاء

۱- مکرم نعیم الرحمٰن صاحب ۳۵/۲ جی-پی، اے، سی، ایچ سوسائٹی کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب موصی ۲۳۷۷ وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۱۷/۲۴۸ تحریک جدید ربوہ میں مبلغ -/۶۰۰ روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں رقم مذکورہ ہماری والدہ محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ کو ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) امین الرحمٰن صاحب - (۲) حفیظ الرحمٰن صاحب (۳) صفی الرحمٰن صاحب (۴) بشیر الرحمٰن صاحب پسران مرحوم۔ (۵) پروین یعقوب صاحبہ - (۶) نجمہ خالدہ صاحبہ - (۷) مبارکہ اختر صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ رقم مبلغ -/۶۰۰ روپے والدہ صاحبہ کو ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

۲- مکرمہ سعیدہ صالحہ بیگم صاحبہ معرفت نور احمد عابد صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم شیخ صالح محمد صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ ۱۲/۳ واقع محلہ دارالیمن میرے خاوند مرحوم کے نام الاٹ ہے قطعہ مذکور میرے خاوند اپنی زندگی میں میرے حق مہر کے عوض مجھے دے گئے تھے۔ ثبوت میرے پاس موجود ہے۔ چنانچہ قطعہ ۱۲/۳ واقع محلہ دارالیمن میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو دو ماہ تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء - ربوہ)

وقفِ جدید کے بائیسویں سال کے آغاز کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ صلح ۱۳۵۸ہش کے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کے بائیسویں اور دفتر اطفال وقفِ جدید کے چودھویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وقفِ جدید کی انجمن گو نسبتاً چھوٹی انجمن ہے لیکن بہت ضروری اور بہت اچھا کام کر رہی ہے .... جماعتوں اور احباب کو کام کرنے والے معلمین کی تعداد بھی بڑھانی چاہیئے اور وقفِ جدید کے بجٹ کو بھی بڑھانا چاہیئے۔"

جملہ امراء صاحبان اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد تمام احباب، خواتین ناصرات، اطفال اور چھوٹے بچوں سے چندہ وقفِ جدید کے وعدہ جات حاصل کرنے کی مہم شروع فرمائیں۔ اور "دفتر بالغان" اور "دفتر اطفال" کے وعدوں کی فہرستیں جدا جدا مکمل کرکے دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ جماعت کا کوئی فرد۔ چھوٹا ہو یا بڑا۔ وقفِ جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔

سیکرٹری صاحبان مال رقوم جمع کراتے وقت ۱۳۵۷ہش اور ۱۳۵۸ہش کے چندوں کی ضرور تخصیص فرمائیں۔ اور "دفتر بالغان" اور "دفتر اطفال" کے چندوں کی الگ الگ اسم وار فہرست دفتر ہذا کو بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

خدام کے مطالعہ کیلئے مقررہ کتب برائے سال ۱۳۵۸ہش / ۱۹۷۹ء

غلبۂ اسلام کی صدی کی تیاری کے سلسلہ میں تعلیم و تربیت کے اہم مقاصد کے پیشِ نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی احباب جماعت کو اس طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو کتابیں جو اس عاجز نے تالیف کرکے شائع کی ہیں درحقیقت یہ تمام غیبی مدد کا نتیجہ ہے" (فتح اسلام)

نیز فرماتے ہیں:۔

"یہ کتابیں سچائی کے نور سے بھری ہوئی ہیں۔" (فتح اسلام)

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے خدام میں مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شوق پیدا کرنے کے لئے ہر ماہ ایک کتاب مقرر کی جاتی ہے امسال مندرجہ ذیل کتب مقرر کی گئی ہیں:۔

- تبلیغ (فروری) لیکچر لدھیانہ • امان (مارچ) توضیح مرام
- شہادت (اپریل) لیکچر لاہور • ہجرت (مئی) نشان آسمانی
- احسان (جون) اسلامی اصول کی فلاسفی • وفا (جولائی) الوصیت
- ظہور (اگست) انفاخ قدسیہ • تبوک (ستمبر) کشتی نوح
- اخاء (اکتوبر) دافع البلاء

ماہ جنوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر دلپذیر بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۷۸ء جو "ہمارے عقائد" کے عنوان سے شائع ہو چکی ہے مقرر ہے۔ قائدین کرام سے گزارش ہے کہ مقررہ کتب مرکز سے منگوا کر خدام سے مطالعہ کروائیں!

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اجلاس شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ

تمام ممبران سٹینڈنگ شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ مورخہ ۲۶ جنوری بروز جمعہ نماز مغرب تک کمیٹی کے ضروری اور اہم اجلاس کے لئے صدر دار الضیافت ربوہ تشریف لے آئیں!

(سیکرٹری شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات

حضرت سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ مرکزیہ

اس مد میں یکم تا ۱۵ دسمبر ۱۹۷۸ء کل -/۸۳۵ روپے چندہ وصول ہوا ہے۔ مہمان خانہ کا ابھی ایک حصہ تعمیر ہونے والا ہے اور جو پہلے تعمیر ہوا ہے اس کی رقوم بھی ادا ہونے والی ہیں اس لئے تمام لجنات اس خرچ شدہ رقم کو جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کریں تا مزید کمرے آئندہ سالانہ اجتماع بلکہ فضل عمر کلاس لگنے سے قبل بنوائے جا سکیں اور جلسہ سالانہ اور اجتماع پر آنے والی بہنیں آرام سے ٹھہر سکیں۔ انفرادی طور پر بھی جن بہنوں نے ابھی تک اس میں شرکت نہیں کی ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس میں حصہ لیں۔

محترمہ سیدہ بشریٰ انور صاحبہ کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترمہ سیدہ بشریٰ انور صاحبہ بیگم سید محمد انور صاحب ڈپٹی کنٹرولر امپورٹ ایکسپورٹ لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۷۹ء کو ۹ بجے شب ۵۲ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی لاہور میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں چنانچہ ان کا جنازہ بذریعہ ایمبولنس کار ۱۲ جنوری کو صبح ۶ بجے لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ اسی روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر کے بعد مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم سابق مبلغ امریکہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت نیک۔ مخلص۔ ملنسار اور مشفق خاتون تھیں۔ آپ نے چار فرزند سید ظفر احمد صاحب حال مقیم لیبیا۔ سید ناصر احمد صاحب متعلم کیمیکل انجینئرنگ۔ سید منصور احمد صاحب متعلم ایم اے انگلش اور سید تنویر احمد صاحب متعلم ایف اے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا فرمائے نیز اللہ تعالیٰ ان کی اولاد اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

عزیزم برادرم میاں محمد عاصم صاحب حلیم واقف زندگی معلم وقفِ جدید نگر پارکر سندھ ابن میاں نور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹھٹہ سندرانہ ضلع جھنگ کا نکاح ہمراہ عزیزہ خالدہ پروین صاحبہ بنت حکیم محمد عقیل صاحب واقف زندگی امیر المعلمین وقفِ جدید حلقہ نگرپارکر ضلع تھرپارکر سندھ بعوض -/۳۰۰۰ روپے حق مہر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مورخہ ۵ جنوری ۷۹ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اسحاق۔ ٹھٹہ سندرانہ ڈاکخانہ چند بھروانہ ضلع جھنگ)

ضرورت

عطاری و پنساری کے کام کے لئے ملازم کی ضرورت ہے

منیجر ناصر دواخانہ

گولبازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر: ایل ۵۳۵۷

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے با اعتماد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

فون ۵۲۱ فون گھر ۴۲۱

ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں!